

ہندوستان میں تمام اہل سنت و جماعت کا وہ ہفت وار اخبار ہر ماہ کی ۱۴ تا ۲۱ تاریخوں کو امرت سر سے شائع ہوتا ہے۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشی آنی چاہیے یا دی پی کی گنجائش ہے رنگ ٹاک واپس بھیجئے گی
(۲) نمونہ کا پرچہ ۳ روپے کے تحت آنے پر روانہ ہوگا۔
(۳) کوئی مضمون جس میں تہذیب کے خلاف ہوگا درج نہ ہوگا۔

(۴) جن مراسلات پر ذرا سندرہ کا نام دیا جائے درج نہ ہوگا۔ درج اخبار نہ ہونگے۔
(۵) مضامین نہایت خوشنظر اور مفاد پر ہوئے چاہیں۔
(۶) بوقت خط و کتابت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

لایڈ میٹر

مَنْ رَدَّ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهَهُ فِي الدِّينِ ط

اخبار

الفقہ

پنجاب

امرت

عام خیر و منفعت

اہل اسلام کی عزت و اخاف کی خصوصیات کرنا
گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا
اصلاح رسوم و عیوب

شرح قیمت اخبار

۱۳ روپے سا و عظام سے سالانہ چندہ ہے
۱۵ عام خریداران سے ۱۰ روپے سالانہ
۱۶ ششماہی ۵ روپے
۱۷ مالک غیر سے سالانہ دس شلنگ
(ایڈ میٹر)

جملہ خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی۔ ایڈیٹر الفقہ و راعین میگزین امرت سر ہونی چاہئے!

جلد ۱۶ - رجب ۱۳۴۳ مطابق ۲۴ فروری ۱۹۲۵ء یوم شنبہ نمبر ۶

حضرت حامی دین حجتہ الاسلام مولانا حافظ محمد نعیم الدین
(صاحب ناظم انجمن) حضرت حامی سنت شیخ الاسلام
مولانا مولوی حاجی قادی شاہ) محمد حامد رضا خان
(صاحب رئیس بریلی صدر جلسہ استقبالیہ) (جناب
میر سید) محمد صابر علی (صاحب رئیس ناظم جلسہ
استقبالیہ) (جناب صوفی سید شاہ حافظ) سرور حسین
(صاحب رئیس و سجادہ نشین خانقاہ محمدیہ)
(باقی مفصل آئندہ)

ایک آئل انجن سسٹم کی رہا ہے

میرے پاس ایک پرانا آئل انجن رسٹورن پراکٹر کے
کارخانہ کا بنانا ۱۶۱ اس یاد رکھا کہ مکمل سامان پیا
چکی وغیرہ فرس فرسٹ موجود ہے جو سسٹم داموں
بک جائیگا۔ خریدار صاحبان اس یاد موقع کو اہم
سے نہ دیں۔ المشہر ابوالمکارم احمد علی بنوالمکارم
بھجن۔ قاسم پورہ ضلع اعظم گڑھ۔

آل انڈیا سنی کانفرنس

سنی تبلیغی کانفرنس کے شاندار جلسہ

تمام ہندوستان کے مشہور فاضل امیر علماء
اکابر شائع ممتاز سجادہ نشین معزز رؤسا منتخب اہل
زبان اور تبلیغی وفد کا مبارک اجتماع مسلمانوں
کے اہم ترین مقاصد تبلیغ تعلیم معاشرت ادا سے
قرض باہمی تعلقات اور دوسرے امور میں مسلمانوں کی
رہنمائی اور ضروری اصلاحات و تنظیم اہل سنت کیلئے
بتاریخ ۲۰ تا ۲۴ شعبان ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹ تا ۲۳
مارچ ۱۹۲۵ء کیا جائے گا۔ امیدہ حامیان اسلام
اس اہم اور ضروری کانفرنس کی شرکت مسلمانوں
کے رذرا فرسوں منزل و انحطاط کو دور کرنے کے
لئے ضروری خیال فرمائیں گے

اللہ اعیان :- (قاسمی مولوی) محمد ابد حسین
(صاحب رئیس اعظم مراد آباد و صدر انجمن المسند و جماعت)

الحکمد

۲۸ - جنوری ۱۳۴۳ء کے اخبار میں حضرت قبلہ مولانا
غلام احمد صاحب انجمن خیر اسلام کی علالت طبع
کا ذکر کیا گیا تھا۔ سوناظرین کو ام کی دعاؤں کی
برکت سے قبلہ مولانا صاحب کی طبیعت پہلے
کی نسبت رو بصحت ہے۔ ناظرین دعا کریں یہ صحت
میں حاصل ہووے :-
(ایڈ میٹر)

سالانہ جلسہ

انجمن اسلامیہ چھاؤنی فیروز پور کا تیرھواں
سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۱-۱۲-۱۳ شعبان المعظم
۱۳۴۳ ہجری المقدس مطابق ۸-۹-۱۰ مارچ ۱۹۲۵ء
بایام اتوار رسووار۔ منگلوار بیکان احاطہ انجمن
بنا ہونا قرار پایا ہے :-
(جنرل سیکرٹری انجمن ہذا)

غیر مقلدین کی فقہ

بدلتہ بنارس کی ایمان

(مختصر)

غیر مقلدین کی فقہ کا چوبیسواں مسئلہ

وطی فی الدبر کی حرمت طنی

و جید الزمان نے نزل اللہ کے حکم کے تحت جلد میں لکھا ہے کہ حیض میں وطی کرنا حرام ہے۔ اگر کوئی کرے تو اسے تعزیر لگائی جائے پھر آگے کہتا ہے کہ خابله فی فی الدبر کو بھی وطی فی الجھن کی مثل سمجھتے ہیں۔ (یعنی ہم اور اوطی کو تعزیر) پھر لکھتا ہے۔

وعندنا لا یكون حکم الوطی فی الدبر حکم

وطی فی الجھن لان حرمة الاخیر قطعیة

خلاف حرمة الاول فانها ظنیة لمکان

اختلاف فیہ کما مر۔ یعنی ہمارے (محدثین و تابعین)

نزدیک وطی فی الدبر کا حکم وطی فی الجھن کے حکم کے

میں نہیں کیونکہ وطی فی الجھن کی حرمت قطعی ہے

وطی فی الدبر کی حرمت طنی ہے۔ اس نے ذکر اس کے

مجاز اور جوانی میں اختلاف ہے جیسے کہ گذرا۔

اس سے معلوم ہوا کہ وطی فی الدبر میں دابہ

نزدیک تعزیر بھی نہیں۔ اور نزل صحت میں

ہوتا ہے ولا یجوز اثبات المرأة فی دبرها

لادواتہ عن عمر تدل علی جوازہ وهو

قول الشافعی۔ یعنی اپنی عورت کی..... جائز

ہے۔ مگر ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہ کی جو اس کے جواز پر دلالت کرتی ہے

یہی قول شافعی کا ہے۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ اس فعل کے جواز و عدم

از میں دابہ کے نزدیک اختلاف ہے۔

اسی اس کے جواب میں لکھتا ہے۔

شعب ہی تو حنفیہ کے یہاں اسپر حد نہیں

کہتا ہوں جو جید الزمان نے لکھا ہے وہ کسی

فقہ سے تباؤ و حد نہ ہونا دوسرا مسئلہ ہے۔ اسکی

جہ نہیں کہ اس کی حرمت طنی ہے۔ جیسے کہ بنارس

نے سمجھ رکھا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ شافع

علیہ السلام سے ایسے شخص کے حق میں جو اپنی زوجہ

کے ساتھ یہ فعل کرے حد لگانا ثابت نہیں۔

اور بنا ہی نے جو اس مقام پر درختار کی عبارت

لکھی ہے۔ انہوں نے وہ پوری عبارت لکھتا تو حنفیہ

کے مذہب کا پتہ لگ جاتا۔ چنانچہ اس کے آگے یہ

عبارت ہے جو بنارس نے چھوڑ دی۔

بل یحذر قال فی الدبر نحو الا حراق بالندار

و هدم المجدار والتکنیس من محل مرتفع

بانتلج الاجاز فی الحادی والجلد اصم و

فی الفقم یحذر و یسجن حتی یموت او یتوب و

لو احتاد اللواطہ قتلہ الامام سیامہ۔

(در مختار)

یعنی ایسا کام کرنا والے کو تعزیر لگائی جائے۔ درختار

میں ہے کہ آگ میں مبتلا یا جائے یا اس پر دیوار

گرائی جائے یا ایک محل بلند سے گر کر اس پر پتھر

مارے جائیں۔ حادی قدسی میں ہے کہ کوڑے لگانا

محر ہے۔ نفع القدر میں ہے کہ تعزیر لگائی جائے

اور قید کیا جائے۔ یہاں تک کہ مر جائے یا تو بکرے

اور اگر لواطت کی عادت پکڑ لے تو امام اس کو

سیاستہ قتل کر دے۔

افسوس کہ بنارس نے صرف یہ لکھ کر کہ اس پر

حد نہیں بنانا ظن کو دھوکا دینا چاہا۔ حالانکہ صاحبین

کے نزدیک اسی درختار میں لکھا ہے کہ ان

فعل بالاجانب حد کہ اگر اجنبیہ کے ساتھ ایسا

کرے تو اسے حد لگائی جائے۔

اور درختار میں بحر اراق سے منقول ہے فرمایا

حرمتھا اشد من الزنا لحرمتھا عقلا و شرعا

وطبعا والزنا لیس محرام طبعا و تزول حرمتہ

بترجیح و شرعاً بخلافہا۔ و عدم الحد هنا

لا یخفہا بل للتخلیط لانه مظهر علی قول۔

اور حموی شیخ اشباہ ص ۱۵۹ میں ہے۔ فی شرح

المشارق للاکمل ان اللواطہ محرمة

عقلا و شرعاً و طبعا بخلاف الزنا فانہ لیس

محرام طبعا فکانت اشد حرمة و انما لم

یوجب الامام ابو حنیفہ مع الحول فیہا لعدم

الدلیل علیہ لا یختصہا و انما عدم وجوب

الحد فیہا للتخلیط علی الفاعل لان الحد مظهر

علی قول بعض العلماء انتہی۔

حاصل ترجمہ ان دونوں عبارتوں کا یہ ہے کہ لواطت

شرعاً عقلاً طبعا حرام ہے۔ اور زنا طبعا حرام نہیں اسلئے

لواطت زنا سے بھی زیادہ حرام ہوئی۔ زنا کی حرمت

نکاح یا خرید کرنے سے اٹھ جاتی ہے لیکن لواطت کی

حرمت نکاح و شرا سے بھی نہیں کھینچتی۔ بلکہ وہ

اسی طرح رہتی ہے جس طرح کہ نکاح و شرا سے پہلے

حرام فحش اور امام اعظم رحمہ اللہ نے جو اس پر حد واجب

نہیں کی تو اس لئے نہیں کہ یہ فعل ان کے نزدیک خفیف

ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس پر دلیل کوئی نہیں اور اس لئے

کہ حد بعض علماء کے نزدیک مظهر ہے۔ یعنی جس پر حد

لگائی جائے۔ وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ تو امام

اعظم رحمہ اللہ نے اس گناہ کے منقطع ہونے کی واسطے یہی

اس پر حد واجب نہیں کی۔ پس جب اس کو تعزیر لگائی

آگ میں جلانا، سپرد دیوار کرنا، یا اونچے محل سے گرنے اور

قید کرنا یہاں تک کہ مر جائے۔ یا سیاستہ قتل کرنا ہماری

کتابوں میں لکھا ہے۔ تو پھر بنارس کا یہ کہنا کہ اس پر

حد نہیں دینا دینا ہے۔ کیوں نہیں لکھ دیا کہ حد زنا ہم

یا جلد ہے۔ وہ چونکہ وطی کے دلائل بت نہیں اس لئے امام

صاحب نے فرمایا کہ اس پر حد نہیں۔ البتہ تعزیر زنا کے

بالا سزائیں اس کے لئے فقہاء علیہم الرحمۃ نے لکھی ہیں

اور یہ جو بنارس نے لکھا ہے کہ۔

روزہ میں اگر ایسا فعل کرے تو اس پر کفارہ نہیں

کاشش ہا یہ شریف کی پوری عبارت لکھتا۔ تو اسے

معلوم ہو جاتا کہ حنفی مذہب میں صحیح یہی ہے کہ کفارہ

ہے۔ دیکھو ہا یہ ص ۱۹۹ والا ص ۱۹۹ انہا تجب کہ اس پر

ہے کہ کفارہ واجب ہے۔

قولہ ایک قول میں ہے جنت میں بھی وطی فی الد

ہوا کرگی۔

اقول۔ او متعصب! کچھ تو خدا کا خوف کر۔ جس قول

کو خود فقہاء نے اصیبتہ قرین میں بیان کیا ہے پھر بھی

تردید ہی گروی ہو۔ اس کو لازماً پیش کرنا کیا مناظرہ کا

دابہ ہی ہے۔ سنئے! خود درختار میں لکھا ہے۔ ولا

تکون اللواطہ فی الجنة علی الصحیح۔ یعنی صحیح مذہب

میں جنت میں لواطت نہیں ہوگی۔ پھر آگے چل کر

اسی کو صحیح فرماتے ہیں۔ حموی شیخ اشباہ ص ۱۵۹

س لکھا ہے۔ وقد صح في الفتوى عدم وجودها في الجنة۔
نی فتح القدير میں اسی کو صحیح لکھا ہے۔ کہ اس کا وجود
جنت میں نہیں ہوگا۔

پھر آگے جمعی میں ہے۔ وقد ذكر في الفتوحات
لمكية في صفة اهل الجنة انهولا اذ بار لهولان
دبرا انما خلق في الدنيا لخر وج العاظم الخس
فليست الجنة محل القاذورات۔ قلت فعلى هذا
وجودها في الجنة على كل حال والحمد لله الكبير
المتعال یعنی فتوحات کیہ شیخ محی الدین بن عربی نے لکھا
ہے کہ اہل جنت کی دہریں نہیں ہونگی۔ اس لئے کہ دہر
نیامیں اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ اس باسنہ سے
جانہ نفس خارج ہو۔ اور جنت محل نجاسات نہیں ہے۔
اس کہتا ہوں۔ بہر حال اس دنیا پر بھی ثابت ہوا کہ دولت
کا وجود جنت میں نہیں ہوگا۔ فالحمد لله۔

قولہ۔ اجماعیت کے نزدیک حرمت لواطت قطعی ہے
اقول۔ کیوں نہ قطعی ہو۔ آیت فاتوا حرثکم الى شتم
کا نزول اسی کی رخصت میں نقل کرتے ہیں۔ دیکھو صحیح
بخاری وفتح الباری اور جس آیت سے بخاری نے حرمت
لواطت سمجھی ہے۔ نہادجہ استدلال نقل کرتا تو ہم بھی معلوم
کرتے آیت فمن ابتغى وراء ذلك فاولئك هم
العادون جس سے بخاری نے حرمت کی قطعییت پر دلیل
پکڑی ہے۔ اس سے تو غایتہ انی الباب یہ ثابت ہوتا ہے
کہ بحر ازدواج و ملوکہ کے کسی دوسری وجہ سے اپنی خواہش
پوری کرنے والا حد سے گزرنے والا ہے۔ لیکن جو شخص
اپنی منکوحہ یا لڑکی سے ہی اپنی خواہش پوری کرتا ہے خواہ
طبی فی البدہے کرے اس کی مانفت اس آیت سے
کس طرح کی گئی۔ ذرا بیان تو کرو۔ تاکہ ہمیں آپ کے طریق
استدلال کا پتہ لگجائے۔ ناظرین یہ ہے بخاری کی
استدلال بالآیۃ۔

اور حدیث مانفت کی قاس نے کوئی نقل نہیں کی
اگر نقل کرتا تو ہم بھی قطعییت معلوم کر لیتے۔

غیر مقلدین کی فقہ کا پچھو اس مسئلہ

کافر کا ذبیحہ حلال ہے

وجہ الزمان نے نزل الابرار جلد ۳۔ صفحہ ۱۱۱ میں لکھا ہے
کہ کافر کا ذبیحہ حلال ہے۔ بخاری اس کے جواب میں
لکھتا ہے۔

کافر کا ذبیحہ اس شرط سے حلال ہے جب وہ
بسم اللہ کہہ کر ذبح کرے۔ غیر اللہ کے نام پر ذبح نہ کرے
ذبح سے خون بہا دے اور جن رگوں کا شرعاً کاٹنا چاہیے
اون کو ذبح میں قطع کرے تو حلال ہے و

میں کہتا ہوں وجہ الزمان کے نزدیک مسلمان کے
ذبیحہ میں بھی یہی شرائط ہیں۔ اگر مسلمان بسم اللہ چھوڑ دے
یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے یا رگیں نہ کاٹے تو اس کا
ذبیحہ بھی حلال نہیں۔ پھر ان شرائط کی کافر کے ذبیحہ
کے ساتھ کیا خصوصیت ہے۔ کہ ان کے ذکر کرنے کی
ضرورت ہوتی۔ تنازعہ تو ذبح کے کفر میں ہے جو تہا
نزدیک ذبح کافر ہو۔ تو بھی اس کا ذبیحہ حلال ہے۔

اور یہ جو بخاری کہتا ہے کہ یہاں کافر سے مراد
بے نماز قبریہ تعزیر پرست ہیں نہ ہندو مجوسی وغیرہ۔
سوا غلط ہے بلکہ توجیہ القول بالا یہی ہے تاکہ کے قبیل
سے ہے۔ ہندو وجہ الزمان اس قول کے پہلے لکھتا ہے
ذبیحۃ المسلم علی ای مذہب کان ذبی فی ای بدعت
وقع ہی مما بذکر اسم اللہ علیہ کہ مسلمان کا
ذبیحہ خواہ وہ کس مذہب میں ہو اور خواہ کسی بدعت
میں مبتلا ہو وہ اس قبیل سے ہے۔ جس پر اللہ کا نام
لیا جاتا ہے۔ پھر اس کے آگے ذبیحہ کافر کا حکم لکھتا
ہے جس سے معلوم ہوا کہ کافر سے اس کی مراد یہی ہندو
مجوسی ہیں تعزیر پرست بے نماز وغیرہ مراد نہیں۔

قولہ۔ تفسیر احمدی میں ابن مسیب سے ہے۔
انما کان المسلم صریحا عامر الجوسی الخ۔
اقول۔ اس اثر کے اخیر میں لفظ وقد اسما بھی
تفسیر احمدی میں موجود ہے۔ وہ بخاری نے چھوڑ دیا۔
جو اس کو مضر محقا۔

بہر حال ہمارے یہاں مجوسی کا ذبیحہ حلال نہیں ہوتا
دوسرے کتب فقہ میں صاف تصریح ہے چنانچہ فرمایا کہ
ولا توکل ذبیحۃ الجوسی۔ کہ مجوسی کا ذبیحہ کھانا درست
نہیں۔ فتاویٰ قاضی خان صفحہ ۱۱۱ میں ہے ذبیحۃ
المجوسی حرام۔ صاحب تفسیر احمدی نے جو ابن مسیب
رحمہ اللہ کے روایت نقل کی ہے۔ وہ حنفی مذہب کی
روایت نہیں۔ ابن مسیب مجوسی کا ذبیحہ حلال سمجھتے ہوئے
امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک حلال نہیں تفسیر احمدی
میں ہے۔ اما المجوسی فاندوان کان ملحقا بالکتاب
فی حق التقریر علی الجزیۃ لکنہ غایر ملحق بد فی حق

الذبیحۃ والشہادۃ یعنی مجوسی اگرچہ کتابی کے ساتھ
ملحق ہے جزیرہ کے حق میں ہے۔ لیکن ذبیحہ اور شہادۃ
کے جواز نکاح کے حق میں کتابی کے ساتھ ملحق نہیں۔
قولہ۔ بنو تغلب اہل کتاب نہیں۔

اقول۔ بالکل غلط ہے۔ بنو تغلب نصاریٰ عرب
ایک قوم ہے۔ فتح القدير میں علامہ ابن ہمام نے ان
کو نصاریٰ سے عرب لکھا ہے۔ ہدایہ میں بھی ان کو کتابیوں
میں شمار کیا ہے۔ تفسیر احمدی میں جو ان کا کشف لکھا ہے
عندنا الکتابی مشعل استغلیٰ یعنی ہمارے نزدیک
کتابی شامل ہے تغلبی کو۔

قولہ۔ منسوب میں لکھا ہے قوم من مشرک الہوی
اقول۔ شرح وقایہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے لیکن
شیخ عبدالحی کھنوی نے عمدۃ الزیادۃ ج ۳ میں
لکھا ہے۔ ہذا اخطاء من الشارح والصاحب
قوم من نصاریٰ العرب۔ یعنی مشرک وقایہ کی
یہ خطا ہے کہ تغلبیوں کو مشرکین عرب کے ایک
قوم لکھا ہے صحیح یہ ہے کہ تغلبی ایک قوم ہے نصاریٰ
عرب سے۔

قولہ۔ حضرت علی فرماتے ہیں بنو تغلب لیسوا
علی النصرائیۃ۔

اقول۔ اس اثر کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نصاریٰ
نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ نصرانیہ پر قائم نہیں۔
چنانچہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری صفحہ ۲۳ میں
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں
نے فرمایا لا تاملوا ذبا لحم نصاریٰ بنی تغلب
فانہم یسیر یتسکوا من حیثہم الا بشر یا الخنزیر
کہ نصاریٰ بنی تغلب کا ذبیحہ نہ کھاؤ۔ کیونکہ انہوں نے
نصاریٰ کے دین سے بجز شرب خمر کے اور کسی
چیز سے تسک نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول میں
صراحت ہے کہ بنی تغلب نصاریٰ ہیں لیکن چونکہ وہ
نصرانیت پر قائم نہیں اس لئے آپ نے ان کے ذبیحہ سے
منع فرمایا۔ امام بخاری نے تعلیقا حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے جواز ذبا لحم نصاریٰ عرب لکھا ہے۔ فافہم۔

قولہ۔ امام صاحب کے یہاں صابی کا ذبیحہ حلال
ہے۔

اقول۔ بے شک۔ لیکن صابی دو قسم ہیں۔ ایک قسم
کافر ہیں۔ ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ تفسیر احمدی میں ہے۔

المملوكة وصنف لا يقرون كتابا وليبدون
 النجوم فلهذا لا يسوا من اهل الكتاب يعني
 اي قسم توبور پڑھتے ہیں اور مذاکرہ کی پوجا کرتے ہیں
 ایک قسم کوئی کتاب نہیں پڑھتے اور ستاروں کی
 پرستش کرتے ہیں۔ یہ لوگ اہل کتاب نہیں۔
 صدیق حسن نے تفسیر فتح البیان ص ۱۲ میں اتنی
 کے نقل کیا ہے۔ فان الصائبة نوعان صائبة
 نفعاء و صوحان و صائبة مشرکون۔ یعنی ایک
 قسم تو موحدان ہیں۔ اور ایک قسم مشرک ہیں۔ امام اعظم
 رحمہ اللہ نے پہلی قسم کے صابی کا ذبیحہ حلال قرار
 دیا ہے نہ دوسری قسم کا۔ فتاویٰ قاضی خان رحمہ
 اللہ ہے انھم صنفان صنف منہم یقرؤن
 نبوة عیسیٰ علیہ السلام و یقرؤن الزبور
 انھم صنف من النصاری و انما اصابوا بحقیقة
 الذبیحة الصابی اذا کان من هذا الصنف
 فی صابی و قسم ہیں ایک قسم ان میں سے عیسیٰ علیہ السلام
 نبوة کا اقرار کرتے ہیں اور زبور شریف پڑھتے ہیں
 تو نصاریٰ ہیں۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جو صابی
 کہ ذبیحہ کی حلت کا فتوے دیا ہے وہ اس وقت
 ہے جبکہ وہ صابی اس قسم سے ہوں۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام
 نبوت کے معترف اور کتاب الہی کے ماننے والے۔
 یہ کتاب انکاح ص ۱۹ میں ہے دیخو زوج
 صابیات ان کا نواہی منون بدین و یقرؤن
 کتاب لا نھم من اهل کتاب وان کا نوا
 بدون الکواکب ولا کتاب لھم لہ قہر منا
 نھم لانھم مشرکون و الخلاف المنقول فیہ
 قول علی اشتباہ مذہبہم فکل الجاب
 ما وقع عنده و علی هذا حال ذبیحہہم
 یعنی صابی اگر دین رکھتے ہوں اور کتاب
 پڑھتے ہوں تو ان کی عورتوں سے نکاح درست
 کیوں کہ وہ اہل کتاب ہیں۔ اور اگر ستاروں
 پرستش کرتے ہوں اور کوئی کتاب ان کیلئے
 تو ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح درست نہیں
 کہ وہ مشرک ہیں۔ اور جو خلاف امام اعظم و صاحبین
 منقول ہے۔ وہ ان کے مذہب کے مشتبہ ہونے پر محمول
 جس نے ان کو جیسا پایا ویسا حکم دینے دیا اور

اسی پر محمول ہے اور ان کے ذبیحہ کا حکم یعنی امام اعظم
 رضی اللہ عنہ نے صابیوں کی اس تسلم کو پایا جو اہل کتاب
 زبور پڑھتے ہیں تو آپ نے ان کے ذبیحہ کی حلت
 کا فتوے دیا۔ صاحبین نے صابیوں کی دوسری قسم کو
 جو مشرک تھے پایا اور مخالفت کا حکم دیا حقیقت میں
 کوئی اختلاف نہیں۔
 تفسیر کبیل علی دارک التشریل ص ۱۱۲ میں بجلہ تفسیر
 منبری لکھا ہے۔ قال عمر بن عباس هو
 قوم من اهل کتاب یعنی حضرت عمر بن عباس
 فرماتے ہیں کہ صابی اہل کتاب کی ایک قوم ہے۔
 تفسیر خازن ص ۵۵ میں ہے۔ قال عمر بن الخطاب
 ذبايح اهل کتاب یعنی حضرت عمر فرماتے ہیں
 کہ ان کا ذبیحہ اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔
 قولہ امام صاحب کے یہاں حلال ہے۔
 اقول حضرت عمر بھی حلال فرماتے ہیں اور اس
 لئے کہ وہ اہل کتاب ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی ان کا ذبیحہ
 حلال فرماتا ہے۔ ان جو اہل کتاب نہیں۔ ان کا ذبیحہ
 حلال نہیں۔ امام اعظم بھی ان کا ذبیحہ حلال نہیں
 فرماتے۔
 قولہ اہل حدیث کا مذہب یہ ہے الاما ذکیم
 اے مسلمانو! جس کو تم ذبح کرو وہ تمہارے لئے حلال
 ہے اور میں۔
 اقول تو پھر تمہارے نزدیک اہل کتاب بھی
 نکل گئے۔ اگر تمہارا یہی مذہب ہے۔ تو آمیت
 و طعام الذین ادنو الکتاب حل لکم کا کیا
 انکار تو نہیں۔ اور وہ جو صدیق حسن نے روضۃ
 میں ص ۱۲۰ پر عرف الجادی ص ۱۲۰ میں لکھا ہے کہ
 کانزکا ذبیحہ حلال ہے وہ کس کا مذہب ہے۔
 غیر مقلدین کی فقہ کا چھینٹو اس مسئلہ
 گدھا خنزیر اگر کان نمک میں گر کر نمک
 ہو جائے تو پاک ہے۔ اس کا کھانا
 حلال ہے
 وحید الزمان نے ص ۵۷ جلد اول میں ایسا ہی لکھا ہے۔
 لیکن بنا ہی کہتا ہے کہ یہ مسئلہ بھی تمہارے یہاں
 سے لیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں پھر کس فقہ کی کتاب
 میں اسکا کھانا حلال لکھا ہے۔ کوئی ثبوت دیا ہوتا۔

جو حوالے تم نے لکھے ہیں ان میں تو اس کے کھانے
 کا حلال ہونا کسی میں نہیں صرف اتنا ہے کہ پاک
 ہے۔ نہ یہ کہ کھانا حلال ہے۔ چونکہ ہر شخص حرام ہے
 لیکن ہر حرام شخص نہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس
 کھانا حرام ہو اگر وہ پاک ہو۔ پس تا وقتیکہ فقہ
 کھانا حلال ثابت نہ کروایں مسئلہ کو فقہ حنفیہ کی طرف
 منسوب کرنا غلط ہوگا۔
 قولہ اہل حدیث کا دامن ان صاحب سے پاک
 ہے۔ اقول۔ مفصل گند چکا ہے کہ یہ سب معائب
 تمہارے گروہ میں موجود ہیں۔ اور تمہارے گروہ کا
 دامن نہ صرف ان معائب میں بلکہ اور سب کیلئے
 میں آلودہ ہے۔ جس کا بیان دوسرے موقعہ کے لئے
 اٹھا رکھا ہے۔ فانتظر۔
 مسننہ ابو حیدر الزمان اور قاضی شوکانی لکھتے ہیں
 الاستحالة مطهرة لعدم وجود الوصف المحکوم
 علیہ کہ استحارہ پاک کرنے والا ہے یعنی ایک شے جب
 دوسری شے بن جائے گی۔ تو پاک ہو جائے گی۔
 کیونکہ جس وصف پر حکم نجاست تھا وہ نہ رہی عین
 روضۃ اندیہ میں لکھتا ہے۔ هذا هو الحق یہی حق
 ہے۔ لو اب بھی تمہیں اپنے مذہب کا پتہ لگائے
 یا نہیں؟ واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع و
 المآب۔
 الحمد للہ کہ بانہی کے مفتریات کے جوابات سی
 فراغت ہوئی۔ اس کے دوسرے حصے کا جواب صاحب
 مضمون لکھیں گے والسلام۔
 (ابو یوسف محمد شریف عفی اللہ عنہ۔ کئی واراں)
اربابیت کی خدمت میں عرض
 یہ مضمون رسالہ السیر الخلیفہ مولوی عبداللہ
 بنارسی کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اگر ناظرین مناسب
 سمجھیں کہ یہ رسالہ کی صورت میں شائع ہو۔ تاکہ اس کا
 نفع عام ہو۔ اور کوئی صاحب ثمت اس کے طبع کے مصارف
 کا تحمل نہ کرے۔ تو میں اس کو رسالہ کی صورت میں شائع کروں گا۔
 حضرت مولانا ابوالخیر محمد علی صاحب مآکن مرقاۃ ایک
 گزنی نامہ میں تاکید فرماتے ہیں۔ کہ یہ مضمون بصورت رسالہ
 طبع ہونا چاہئے۔ خاکسار کی طرف سے بڑی خوشی کیساتھ اجازت
 ہے۔ اگر کوئی صاحب اس مضمون کو خود چھپوانے اور مفت تقسیم

کرے۔ اگر نہ ہو سکے تو تھوڑا بہت جو ہو سکے بطور ادا
مقرر کے پاس بھیج دیا جائے تو میں خود چھپا لے گا جلد
کرو۔ جو شخص کچھ ادا کرے گا۔ اس کو اس کی ادا کی
موانق اس مضمون کے رسالے بھیج دیے جائیں گے۔
والسلام۔

(ابو یوسف محمد شریف کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ)

فیصلہ کی آسان صورت

آجکل جہدھر دیکھو۔ ان غیر مقلدوں کا فتنہ برپا ہے
اگر کوئی مرزا یا چکرالوی ہے تو ان ہی حضرات کی
خوبیاں ہیں۔ جنہوں نے ائمہ اربعہ سے اپنے علم اور فہم کو
مقدم سمجھا۔ ان کی غلطیاں نکالنی شروع کر دیں۔ عوام
بے چاروں کو انا خیر کا لباس پہن کر صراطِ مستقیم
سے جدا کر رہے ہیں۔ سادہ طبیعت حنفی ان کو عالم
سمجھ کر دھوکے میں آ جاتے ہیں۔ عقائد باطلہ اور قبیح و
ناشائستہ باتوں کو زیبا قالب میں ڈھال ڈھال کر عہدہ
پیرایہ میں لا کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں شیخوں اور
زادوں کی صورت بن کر لوگوں سے حرام مال لیتے ہیں۔
اگر کوئی اہل عقل ان کو یہ کہے کہ تم سوادِ اعظم سے جدا
کوڑے ہو۔ نیا مذہب سکھاتے ہو۔ تو جواب دیتے
ہیں۔ امتناع مصلحتوں یعنی ہم تو اصلاح کرتے ہیں
بہتر کام بتاتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ لا انھم هم
المضلذون ولا کن لا یشتعلون یعنی خبردار ان
کے پھر فریب پر نہ جانا۔ واقعی یہی سنا دکر نیوالے ہیں
لیکن ان کو شور نہیں۔ اگر کہا جائے کہ زمرہ مقلدین
سے خارج ہو رہے ہو۔ تقلید کو کفر شرک کہتے ہو۔
حالانکہ اس کو بڑے بڑے علماء و فضلاء اور اولیاء کرام
مانتے چلے آئے ہیں۔ تم ہی اسی کو مانو جس کو لوگوں نے
مانا ہے۔ ماکال اللہ تعالیٰ اذا قیل لھو امنوا
کما امن الناس الخ تو جواب میں کہتے ہیں انہو من
کما امن السفہاء یعنی ہم بے وقوف نہیں کہ لوگوں
کی طرح ان ہیں۔ تو ان کی بابت قرآن بتاتا ہے۔
لا انھم هم السفہاء و لکن لا یعلمون۔ یعنی
ہر شیار رہنا بے وقوف مری ہیں جو مقلدوں کو بدوقوف
کہتے ہیں) لیکن ان کو علم اپنی بدوقوفی کا نہیں۔

ایسی دوسری سورۃ الناس میں خدا نے فرمایا ہے کہ
ایسے لوگ منہد جب تمہیں دوسرے میں ڈالیں تو مجھ سے
پناہ مانگا کرو۔ میں تمہیں شیطان آدمیوں سے بچاؤنگا
قل اعوذ برب الناس تا الذی یوسوس فی صدور
الناس من الجنۃ والناس۔

مسلمان خوب یاد رکھو کہ اگر کوئی آدمی ایسا ہے
خواہ وہ قرآن حدیث سناے ہرگز نہ سنا۔ اس کو امام
ابن سیرین کا سا جواب دیدو۔ دارمی میں ہے کہ امام
ابن سیرین کے پاس دو شخص بد مذہب اہل ہوائے
آئے۔ کہنے لگے۔ ہم حدیث سناتے ہیں۔ امام
ابن سیرین نے فرمایا ہم نہیں سنتے۔ پھر انہوں نے
کہا ہم قرآن کی آیت پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہم
نہیں سنتے۔ موجودہ دوستوں نے پوچھا حضرت قرآن
شریف کے سننے سے آپ کیوں انکار فرمایا ہے
آپ نے وجہ انکار یہ بیان فرمائی۔ کہ جو خوف تھا
کہ آیت قرآنی پڑھ کر مطلب کچھ اور بیان کر دے۔
جس سے مجھ کو شک ہو میرے ایمان میں خلل آجائے
ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن بھی
سچ ہے حدیث بھی۔ میرا ایمان لیکن تمہارے منہ سے
سننا نہیں چاہتا۔ منہ مسلمان کا ہوتا چاہیے۔

سبحان اللہ ان لوگوں کا کیسا ایمان صادق
تھا۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیے۔
اگر پھر بھی اصرار کرے تو اسے کہہ دینا چاہیو
کہ ہمارا چکر ا بیجا نہ ہے۔ تم کوئی عالم اپنا منگواؤ۔
اگر وہ مان لے تو تم ہی اپنے کسی حنفی عالم کو جو تمہارے
نزدیک ہو خبر کرو۔ اگر یہ نہیں تو عاجز گوئیہ کر دو۔
تو انشاء اللہ بندہ ان کی سرکوبی کے لئے ہر وقت
تیار ہے۔ اگر اس پر بھی قائم نہ رہے تو ان حالات
کے جوابات طلب کر دو۔ پھر انشاء اللہ آسانی
سے فیصلہ ہو جائے گا۔

(۱) کیا خدا بڑے کام جھوٹ۔ چوری۔ زنا وغیرہ
پر قادر ہے؟ یعنی کر سکتا ہے یا نہیں؟ جو کہے
کر سکتا ہے وہ کافر ہے یا نہیں؟

(۲) خدا عظیم بصیر سمیع۔ حتیٰ ہے یا نہیں۔
(۳) انسان بھلی سمیع۔ بصیر۔ عظیم۔ حتیٰ ہے یا نہیں؟
اگر انسان بھی ان مشغول کا مالک ہے تو بندہ کے
اوصاف اور خدا کے اوصاف میں کیا فرق ہے؟

(۴) جس صفت کا اثبات کسی فرد کے لئے شرعاً
شرک ہو وہ تمام مخلوق میں جس فرد کے لئے ثابت
کیا جائے۔ شرک اہی ہوگا یا نہیں۔ اگر شرک ہی
ہوگا تو جو بعض کے لئے جائز مانے بعض کے لئے
ناجائز وہ شرک ہو یا نہیں؟

(۵) مذہبِ اقل سے آخر تک مکانات و ایکون
جو کچھ چوسہ ہے۔ یا ہوگا۔ متناہی ہے یا غیر متناہی؟
خدا کا علم اسی مکانات و ایکون میں منحصر ہے یا اس
زیادہ؟ اگر زیادہ ہے۔ تو جو شخص علم مکانات و ایکون
کو خدا کا علم سے بعض سمجھ کر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے لئے مانے وہ شرک ہے یا مسلمان۔ جو یہ کہے کہ
ایسا بعض علم تو جمیع حیوانات و بیہائم کو بھی حاصل ہے
اس لئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی نہیں؟
اگر توہین کی تو کافر ہو یا نہیں؟

(۶) علماء غیر مقلدین کو علم الہی کے برابر ہے یا کم؟
اگر کم ہے تو ان کو جو یہ کہے ان مولویوں کا علم گدے
کے علم کے برابر ہے تو ان مولویوں کی توہین ہے
یا نہیں؟

(۷) غیر خدا کو کس طرح نافع و ضرر جانا مطلقاً
شرک ہے۔ یا مستقل بالذات نافع و ضرر جانا شرک
ہے۔

(ابو ایاس امام الدین قادری رضوی کوٹلی لوہاراں
مغربی ضلع سیالکوٹ)

اِنَّكَ لَعَلٰی خُلِقْتَ عَظِيْمًا

(از جناب مولانا مولوی عبدالسمیع صاحب بناری)
(گزشتہ سے پیوستہ)

خلاصہ کلام یہ کہ جناب محبوب کبریٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درودی فداہ کو اللہ تعالیٰ نے
سید المرسل اور امام کل بنایا۔ آپ مخلوق میں کُل تاجدار
کے مترشح ہیں۔ الحاصل ان اللہ تعالیٰ جعل
نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم مظهر الکمال لہ و
مرآۃ الخلیاۃ۔ حال یہ کہ اللہ تعالیٰ جلتانہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کمالات کا منظر اور

لیات کا آئینہ بنایا ہے۔ یہی سبب سے فرمایا
 یم علیہ السلام نے من رأی فقد رأی الحق اور
 مانتے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات
 ات اور افعال سے نائب ہوئے حق کے اپنی ذات
 ات و افعال میں۔ فرمایا واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے
 ی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان الذین
 یؤنک انما یبایعون اللہ یعنی جس نے
 ت کی آپ سے جزا نہیں کہ اس نے بیعت
 اللہ تعالیٰ سے ان البشریۃ فی بنیہ عادیۃ
 نافیۃ لا حقیقیۃ (تفسیر روح البیان
 فتح) بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و صاف بشریت عاریۃ و صافیۃ تھے۔ یعنی بعض
 سے نہ من کل الوجوه حقیقت میں آپ بشر نہ
 وہ ایسی برگزیدہ ذات ستودہ صفات کر جتھے
 یں اقدس پر مکتبی نہ مکتبی۔ فضلا عن الجسد
 نفس الکبریٰ صیغہ شرح اشفا و ملا علی صیغہ
 یہ ہیں اس ذات پاک سے ہماری کا دعوائے
 والے۔ بشر مثلاً کہنے والے جن کے مونہہ و ناک
 مکی بیچھڑ لائیں مارتی ہو۔ اور ان کے بنائے
 میں بنتی ہے کہ کبھی کی لاقول سے پناہ پائیں۔
 حضرات! غیرت اپنی نے تو شبہ و نمواپ کا
 تک گوارا نہ فرمایا وخصائص الکبریٰ صیغہ
 ج اشفا صیغہ سیرۃ النبویہ صیغہ
 کمال حاصل حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ اوصاف اوست
 لا شریک لہ اور جناب خاتم الانبیاء محبوب کبریا
 لے اللہ علیہ وآلہ وسلم دروجی فزاہ اوصاف عبت
 بدۃ لا شریک جن بے بصیرتوں نے آپ کی
 دشان کو نہ جانا انہوں نے مالت و ہماری
 ہوئے کیا ہے

خاک بر فرشتے کہ بدکور و حسین
 چشم اد ابلیس آمد خاک بین
 سری با انبیاء برداشتند
 دیباہ را بچو خود پنداشتند
 لغت اینک ما بشر ایشان بشر
 اد ایشان بیتہ ام در خواب و خور
 یں نہ استند ایشان از عی
 ست نسرق در میان بے منتہا۔

فرماتا ہے۔ رب العزت جل شانہ و ما یستوی البیان
 یعنی العذب و المالم ہذا عذک فرائض ای
 طیب بکسر العطش مائتہ مترابۃ ای سہل
 فی الخلق ہنسینا مرشیا۔ و ہذا اصلہ اجل
 ای شدید الملوحتہ محرق الخلق بلوحتہ ہو
 المر (حائذ صیغہ) مدارک صغیر (حائز)
 یعنی شیریں و شور دیا برابر نہیں ہیں۔ شیریں نہایت
 پاکیزہ و خوشگوار پیاس کو بجھائیو آلا۔ آسان ہے
 خلق میں پیاس کا تکمیل وہ ماوریہ شور نہایت
 تلخ شوریت میں جو خلق کو سبب شدت شوریت
 کے جلا دینے والا۔

تفسیر یہ بشر مثلاً کے لغو ماریو لے کیوں
 نہیں شور پانی پر اکتفا کرتے اور کیوں نہیں شیریں
 پانی کے بغیر رہتے۔ آخر پانی یہ بھی ہے اور پانی
 وہ ہی ہے۔ اور بفرمان تعالیٰ شانہ و لا طائر
 یطیر بجماعہ الا امم امثالکم کے کیوں نہیں
 اپنے تئیں بہائم اور جانوروں میں شمار کرتے۔
 ان ہم الا کا (لاغا مریل ہم اصل مبیلا۔
 صدر خاراں ایں چنینی اشتباہین
 فرق شان ہفتاد سالہ راہ بین
 برادران اسلام! و عاشقان خیر الانام!

حضور احمد مختار۔ محبوب کردگار کی تو بڑی سرکار ہے
 آپ کی امت میں دیکھو کیسے کیسے عالی مرتبہ اللہ تعالیٰ
 نے پیدا کئے ہیں۔ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 کی ہے۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے ان اللہ فی الخلق ثلاث مائۃ قلوبہم
 علی قلب آدم صفی اللہ یعنی خلق میں ۳۰۰
 بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں جن کے قلب آدم
 صفی اللہ علیہ السلام کے قلب پر اللہ تعالیٰ نے
 بنائے ہیں واللہ فی الخلق اربعون قلوبہم
 علی قلب موسیٰ اور چالیس بندے ایسے
 ہیں جن کے قلب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب
 پر بنے ہیں واللہ فی الخلق سبعة قلوبہم
 علی قلب ابراہیم اور سات بندے ایسے ہیں
 جن کے قلب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
 کے قلب کی مثال پر بنے ہیں۔ واللہ فی الخلق

خمسة قلوبہم علی قلب جبریل۔ اور پانچ بندے
 ایسے ہیں۔ کہ دل آدم کے حضرت جبریل علیہ السلام کے
 مثال پر بنے ہیں۔ واللہ فی الخلق ثلثة قلوبہم
 علی قلب میکائیل۔ اور تین بندے ایسے ہیں جن کے
 قلب حضرت میکائیل علیہ السلام کے دل کی مثال پر
 ہیں۔ واللہ فی الخلق واحد قلبہ علی قلب لافیل
 اور ایک بندہ خلق میں ایسا ہے جس کا دل حضرت
 اسرافیل علیہ السلام کے دل کے مثال پر اللہ تعالیٰ
 نے بنایا ہے بلکہ بھی ویمیت وینبت ویدفع لبلأ
 (خصائص الکبریٰ صیغہ شرح اشفا صیغہ)
 شواہد الحق صغ و غایہ و تفصیل فیہما) اور نبی کی
 برکت سے اللہ تعالیٰ جلالتا ہے اور مارتا ہے اور زمین
 سے روئیدگی غلہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے اور اپنی کی برکت
 سے بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ مشکوٰۃ ص ۵۸۲ مرقاۃ ص ۵۸۲
 علی مشکوٰۃ

آن مقبولان بارگاہ امدیت کے مراتب و مناصب
 اور القاب و اوصاف و نیز یہ کہ مدبر عالم جل برہانہ نے
 نظام عالم میں آدم کے وجود گرامی سے کیا کیا تدبیر
 فرمائی ہیں۔ کتب محولہ میں بالتفصیل مذکور ہیں۔ فمن
 شاء فلیرجع الیہ۔ (باقی باقی)

نامہ نگارہ کو کی ہر سرائی

اس کا محقق جواب

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۱۳) جب مولانا شوکت علی صاحب نے ہندوستان
 کے مسلمانوں سے غریبی کس طلب کیا تو بے پیلے حضرت
 شاہ صاحب قبلہ نے اپنا اور اپنے جملہ متعلقین کا حساب
 کر کے عمر رنی کس نیلگری سے نمبئی روانہ فرما دیا اور
 ساتھ ہی ایک اشتہار چھپوایا جس کو مولانا شوکت
 علی صاحب نے اپنے خرچ سے شائع کر کے تمام
 ہندوستان میں شہر کرایا اس میں حضرت شاہ صاحب
 نے اپنے خدام اور غلامان سلسلہ کو حکم دیا کہ فقیر کیا تجھ
 محبت والے عمر رنی کس اپنا اور اپنے متعلقین خلافت

داخل کریں۔ اس حکم کی ہر قصبہ تقریباً اور شہر و
بار میں قیام کی گئی۔ اور ایک رقم کثیر خلافت فائدہ
میں بھی گئی۔ جہاں تک مجھے علم ہے شاہ جماعت کی
حکومت میں اس حکم کی بڑے اہتمام سے قیام کی گئی تھی
اہم واقعات کو بطور نمونہ پیش کر کے ہم یہ بات
سننے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ حضرت شاہ صاحب
نے اور آپ کے خادموں نے ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ
خلافت فائدہ میں دیا ہے۔ اور خلافت کی خدمت کے
لئے دار جنگ سے جن سرحدات افغانستان تک اور
ماہل مالابار سے کشمیر و سرحد لداخ تک دریائے انک
پار ملک پاکستان اور سندھ کراچی تک دور دراز
مقاموں کے سفر فرمائے۔ اور شبانہ روز کے مسافروں
صاحب جھیلکریسی خدمات سر انجام دیں کہ ہندوستان
کے سات کروڑ مسلمانوں میں سے کسی ایک شخص نے
یہ انجام نہیں دیا۔ یہ حضرت شاہ صاحب قبلہ کی
حاجی تعلیم و توجہ کا ہی اثر ہے کہ پنجاب۔ بیہار۔
گلور۔ بمبئی وغیرہ میں خلافت کمیٹیوں کے سیکرٹری
موجود ہیں۔ اور حضرت شاہ صاحب کے غلام و
مخلص ہوں ہیں۔ آجکل خلافت کمیٹی بمبئی کے سیکرٹری
موجود ہیں اور محمد علی انجیل سلیمان اراکین خلافت
بمبئی بمبئی سب حضرت شاہ صاحب کے حلقہ بگوش ہیں
دین دینی میں مولوی قطب الدین صاحب وکیل اور
ڈاکٹر میاں بابو عبدالعزیز صاحب وغیرہ آپ کی حلقہ بگوش
موجود کرتے ہیں۔ جو خلافت کے سرگرم کارکن ہیں۔
(۱۲) گوجرہ علاقہ لاہور میں خلافت والے سید
مدی شاہ صاحب ممبر کونسل کی وجہ سے جاتے ہوئے
موتے تھے۔ اور ادھر کا رخ کرنے کی کسی میں عہت نہیں
تھی۔ شاہ صاحب خود تشریف لینگے۔ اور اپنے ہمراہ
خلافت والوں کو لجا کر وہاں خلافت کمیٹی قائم کر دی۔
پریڈنٹ و سیکرٹری مقرر فرمائے۔ خدمت خلافت
میں سرگرم سعی فرمائی۔ غازی عبدالرحمن صاحب جرنل
سیکریٹری اور حکیم نواز الدین رائے پور سے دریافت
کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ اجار زیندار اور دیگر
سلامی جرنل حضرت مدوح الشان کی مدحت سرائی
اور منقبت خوانی میں اپنے بہت سے کالم منور و مزین
لکھتے ہیں۔
کوہاٹ کے بابو عبدالعزیز صاحب حضور مخلص الشان

کے مخلص غلاموں میں سے ہیں۔ اہل کوہاٹ نے
بایا مے اعلیٰ حضرت شاہ صاحب قبلہ سے ہزار روپیہ
خلافت فائدہ میں دیا ہے۔
(۱۵) سیالکوٹ کے قبلہ خلافت کمیٹی میں آغا صفدر
صاحب صدر خلافت کمیٹی لاہور بھی موجود تھے۔
حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب خلافت کے قبلہ کی صدارت
فرمائی جو تقریر حضور مدوح الشان نے فرمائی وہ صولت
و صداقت میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ اس موقع پر
آغا صفدر صاحب نے فرمایا تھا کہ اب تک خلافت کی
خدمت مھن تقریروں سے ہوتی تھی۔ آج حضرت شاہ
صاحب نے قبلہ خلافت کی صدارت فرما کر حق بجا
رسید کا ثبوت دیا ہے۔

(۱۶) تین سال ہوئے حضرت شاہ صاحب۔ مردان
علاقہ پشاور میں تشریف لینگے۔ اسسٹنٹ کمشنر کے حکم
سے کپتان پولیس اور انسپکٹر آئے۔ اور حضرت
شاہ صاحب کو لینگے۔ وہاں اسسٹنٹ کمشنر نے
تفنگ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ آپ خلافت کے حامی
ہیں۔ اس لئے ۲۴ گھنٹہ کے اندر سرحد پار ہو جائیں
نامہ نگار رہدو بھی بتلائے کہ وہ کس کس علاقہ سے
حمایت خلافت کی بنا پر خارج البلد کیا گیا ہے۔ ابھی
دو سال کا عرصہ گزرا کہ چیف کمشنر کوٹہ بلوچستان نے
محض خدمات و ترقی خلافت کی وجہ سے حضرت شاہ
صاحب کا بلوچستان میں داخلہ بند کر دیا تھا۔ جیسا کہ
اب تک داخلہ بند ہے۔ ریاست کشمیر میں بھی صرف
اس وجہ سے دو سال تک حضرت کا داخلہ بند رہا کہ
آپ حامی اسلام اور خادم خلافت ہیں۔ ورنہ ایک
صوفی باصفا اور مذہبی پیشوا نے ریاست کشمیر کا کیا
بگاڑ اٹھا۔

ایک بیرسٹر نے حضرت شاہ صاحب سے یہ دریافت
کیا کہ آپ اسلام کی بھی کچھ خدمت فرماتے ہیں؟
آپ نے ارشاد فرمایا کہ بھائی جبرن مجھ سے اسلام
کی کوئی خدمت نہیں ہوتی۔ میں کھانا نہیں اپنے
اور جلال نہیں سمجھتا۔ اور اس سے زیادہ کر نہیں سکتا۔
نامہ نگار رہدو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے۔
اور خود ہی انصاف کرے کہ اس طرح ہندوستان
کے طول و عرض میں سفر کر کے تحلیف و مصائب
جھیل کر خلافت کی خدمت انجام دینا اور اس میں

میں شب و روز رہنا ہی گوشہ نشینی ہے؟ ایسی بات
زندگی اور سچی خدمات جلیلہ سے انکار کرنا آفتاب
پر خاک ڈالنا اور اپنا نامہ اعلیٰ سیاہ کرنا خصوصاً
ایک مسلمان کے لئے باعث شرم و ندامت ہے۔
نامہ نگار رہدو بتلائے کہ اس سے کوئی موت
خدمت خلافت کی ہے۔ اور کیا گوشہ زہد و اتقا
ایسی مجاہدانہ کار دایوں کو کہہ سکتے ہیں؟ اکثر واقعات
پر اب تک روشنی کیوں نہ ڈالی گئی۔ اور اس کا اظہار
پبلک میں نہیں کیا گیا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت
شاہ صاحب قبلہ جو کچھ خلافت و اسلام کی خدمات
سر انجام دیتے رہے ہیں وہ محض اللہ تعالیٰ کی
خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے انجام دیتے رہے
ہیں۔ خاصان خدا جو ابھی بارگاہ سے ہر ایک
نیک عمل کی جزا کی امید رکھتے ہیں۔ ہمدرد کے
نامہ نگار کی ہر ذرہ سرائی اور بہتان و افتراء سے ان
پاک و جودوں کو کوئی سروکار نہیں ہے۔
چونکہ صحیح واقعات کے چہرہ سے ہم نے نقاب
الٹ دی ہے۔ اس لئے راقم الحروف کی نسبت ہمدرد
کا نامہ نگار گمان کریگا کہ یہ بھی حضرت شاہ صاحب
کے مریدوں میں سے کوئی خوشش عقیدہ آدمی ہے
جو ممکن ہے کہ مبالغہ سے کام لے رہا ہے۔ مگر نہیں
میں ظاہر کرتے دیتا ہوں کہ اس عاجز نے اس
موصوع پر محض اس وجہ سے قلم اٹھایا ہے کہ
حضرت شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم
مسلمانوں کے روحانی پیشوا اور لاکھوں بندگان
خدا کی رہبر و مقتدا و درحاضرہ کے رئیس العلماء ہیں
جس طرح آپ کے لاکھوں شتر شین اور غلامان
سلسلہ کے دل ہمدرد کے نامہ نگار کی افتراء پر داری
سے مجروح ہوئے ہیں۔ مجھے بھی بحیثیت ایک
فرد اسلام اس مسلم آزادی اور مصنون نگار ہمدرد
کی ستم ظریفی اور ہرزہ سرائی نے بے چین کر دیا
اس لئے حضرت شاہ صاحب کے کارنامے نمایاں
میں جس قدر صحیح اور اصلی واقعات معلوم ہو سکے۔
ان کو حوالہ قلم کرنے کی جرات کرتا ہوں۔ ورنہ
حضرت کی خیانت کا پورا علم تو علیم و قدیر کو ہی ہے
مگر میں خیال کرتا ہوں کہ اظہار و صداقت کے
لئے یہی کافی ہے۔

تیار ہو جائے گا۔ آپ تو اپنی عمر سبزی کا زیادہ حصہ سفر کی صحبتوں اور خدمتِ دین کی انجام دہی پر بسر فرما رہے ہیں۔

ایک جا رہے ہیں نہیں عاشقِ خرم کا کہیں دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں جن جن مقامات کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ نامہ نگار ہمدرد لے تو شاید دیکھی اور سنے بھی نہ ہوں گے۔
وما علینا الا البلاغ۔

(الرافع عبد المجید خاں قصوری عفی اللہ عنہ)

تزوید الوہیت مسیح بادل عقلی و فطری!

نوع عینوں والی تفصیل تبصرہ شکرہ صلیحہ سیالکوٹ میں ایک پادری صاحب سے میرا دوستانہ تعلق تھا۔ پادری صاحب کو از کم ہفتہ میں ایک دو دفعہ ضرور آکر دیارت سے مشرف فرماتے۔ گاہ بگاہ مذہبی مسائل پر گفتگو ہوتی تھی۔ ایک دن ایک مجلس میں یہ قرار داد منظور ہوئی کہ قریقین عیسائی مذہب کے ہر ایک اصول پر تحریری بحث کریں پھر وہ پرچے کسی منصف یعنی ثالث کے پاس بھیج دیئے جائیں۔ پھر فریق مغلوب اپنے خیالات سے دستبردار ہو کر فریق غالب کا ہم خیال ہو جائے گا۔ باتفاق فریقین منظور ہوا کہ پہلے الوہیت مسیح پر بحث ہو۔ پادری صاحب نے فرمایا کہ پہلا پرچہ آپکا ہوگا۔ میں نے ہر چند عرض کیا کہ آپ مدعی ہیں۔ پہلا پرچہ آپکا ہونا چاہیے۔ مگر آپ نے مانا۔ آپ کے اصرار سے میں نے تسلیم کر لیا کہ پہلا پرچہ میں ہی تحریر کروں گا۔ جواب اور جواب الجواب کی مہلت ایک ہفتہ تھی۔ خاکسار نے حسب وعدہ تزوید الوہیت مسیح پر چند ایک دلائل تحریر کر کے مورخہ ۱۱/۱۱ کو پرچہ ارسال خدمت کر دیا۔ مگر آج مورخہ ۱۲/۱۱ تک باوجود تقاضائے شدید پادری صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اب جواب کی توقع منقطع ہو گئی ہے۔ ناظرین الفقیہ کی دلچسپی کے لئے وہ دلائل تحریر کئے جاتے ہیں۔

وافر حضور کے پائے ثبات کو متزلزل کر سکے۔ اخیر میں ہم یہ بھی لکھنا ضروری سمجھتے ہیں کہ خلافت کی خدمت بہت سے مسلمانوں نے اب شروع کی ہے۔ اور حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب نے ساری عمر خدماتِ خلافت میں بسر فرمائی ہے چنانچہ پہلے بھی چھ دفعہ جات اور سہری فرامین میں سلطانی دستخطی خاص سلطان غازی عبدالحمید خاں صاحب قدس سرہ العزیز خدماتِ خلافت کے صلہ میں لے ہوئے۔ تو وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرے۔ مگر ہم بو ذوق کہتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حضرت شاہ صاحب جیسی خدمات کسی نے نہیں کیں۔ ہاں حضرت شاہ صاحب نے سیاسی معاملات میں بھی دلچسپی نہیں لی۔ اور معترض کوئی ایسی تحریر پیش نہیں کر سکتا کہ جس میں سیاسی معاملات پر آپ نے رائے زنی فرمائی ہو۔ آپ مسلمانوں کے دینی مقصد اور سات لاکھ ہندوگانِ خدا کے روحانی پیشوا ہادی و رہنما ہیں۔ آپ نے خلافت کی خدمت بھی مصلحتی نقطہ نگاہ سے فرمائی ہے۔ اس میں بھی کوئی سیاسی مصالح مضر نہ تھیں۔ آپ کا مسلک تو مرجان و مرجع ہے۔

بچہ بہتے ہیں مگر وہ بچہ پہنچانے نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات قدس وغیرہ ہے۔ اس کے غضب سے ڈرنا چاہیے۔ اور جو بڑے بولکر حکم لعنت اللہ علی الکا ذین اللہ تعالیٰ کی لعنت دیکھ کر بچنا چاہئے۔ نا۔ نگار ہمدرد کو واقعات مسطورہ صدر کی موجودگی میں شرم و انصاف کے کام لیکر توبہ کرنی چاہئے۔ اور اپنے الفاظ و پس لیکر حضرت شاہ صاحب قبلہ علی پوری سے معافی مانگنی چاہئے۔

درخانہ اگر حسرت بکثرت

کیا اب بھی نا مہنگا ر ہمدرد حضرت شاہ صاحب کو گوشہ نشین اور خدماتِ خلافت سے بے پردہ لکھنے کی جرات کرے گا۔ کیا خدمتِ خلافت سے پہلو ہٹا ہی کا نام ہے؟ اگر حضرت کے سفرِ حضر کی اسلامی خدمات اور خلافت کی سچی اعانت ہمدردی کے واقعات قلمبند کئے جائیں تو ایک دفتر

شکر کا نظاں ہمہ اضر بہ ہر ذہنیت ہم قصہ عجیب و غریب و غریب نیست صاحب مولانا شوکت علی صاحب لائل پور کے جلسہ میں کہا کہ کوئی ہے جو راہِ خدا میں اپنی جان فدا کرے۔ تو اس وقت بارہ ہزار آدمیوں میں سے حضرت شاہ صاحب قبلہ ہی گھڑے ہو گئے تھے۔ آپ نے نہایت جلال و استقلال سے فرمایا میں حاضر ہوں۔ اور راہِ خدا میں اپنی جان فدا کرنے کو تیار ہوں۔ اخبار زمیندار کے ریکارڈر مولانا شوکت علی صاحب اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے نا مہنگا ر ہمدرد کو ایسی سرفروشانہ خدمات کا بھی علم نہیں شملہ ابوقت ایک بزرگ نے آپ کی فداکارانہ فردشی والوالعزیز کا حال معلوم کر کے حضور سنو سی ہند کا خطاب دیا تھا۔ ہندوستان کے حکم اجاروں نے آپ کی تہور و شجاعت کا راگ لگایا نا مہنگا ر ہمدرد ہی نہ ٹھہرایا جو جھوٹا الزام لگایا اب بھی کوئی مرحلہ خدماتِ خلافت کا باقی رہا۔ بدنی خدمات کیں وہ لا جواب، مانی اعانت تو افسوس و عظیم الشان سب سے زیادہ پیاری اور نڈرتے دنیا میں جان ہے۔ وہ بھی خلافت کی عظمت و حمایت میں فدا کرنے کا باور ہندو فرادہ کسی طاقت مخالف کے کبھی خوف نہیں کیا۔ اپنے اس مبارک قول کو عملی طور پر سچا کر دکھانے لوگ مجھے سید بھی کہتے ہیں اور پھر جھوٹا نہ کرتے ہیں۔ کہ میں خلافت کی خدمت کرتے کسی سے ڈرتا ہوں۔ حالانکہ میرا ایمان یہ ہے جو اصل سید ہے وہ ڈرتا نہیں ہے۔ اور جو ہے وہ سید نہیں ہے۔ اس جلسہ میں واپس افسر اور حکمرانی۔ ڈی۔ ڈی۔ کے آدمی موجود اور چونکہ حضرت شاہ صاحب نے اپنی جان راہِ خدا میں فدا کرنے کا باور ہندو عالم علی اعلان فرما دیا تھا۔ اس لئے عوام میں شہرت ہو گئی تھی۔ کہ اب شاہ صاحب گرفتار کر لئے گئے۔ مگر ان افواہوں اور لوگوں کے رکیک بنیاد افواہوں نے بھی حضور کے عزم و ہمت کو ذوق نہ ڈالا۔ نہ کسی شخص کے بہتان

قرآن شریف نے تردید اور ہمت مسیح پر لے کر
دلائل پیش کئے ہیں۔ یہاں چند ایک اختصار
کے ساتھ تحریر خدمت کئے جاتے ہیں۔
چونکہ ان دلائل میں نہایت میزان اور حکیمانہ
طرز سے استدلال کئے گئے ہیں۔ اس لئے بطور تعجب
کئی امور کا بیان ضروری ہے۔

(۱) قاعدہ عقلیہ ہے کہ جب دو فیوض سے ایک
کو باطل کر دیا جائے تو دوسری کا وجود ضرور ہوگا۔
مثلاً دن اور رات دو فیضین ہیں اگر ثابت کیا جائے
کہ کسی خاص وقت میں دن ہے تو رات نہ ہوگی۔ دوسری
ہذا اس قسم کی دلیل کو علی المناظرہ دلیل خلف کہتے ہیں
(۲) جو حکم بعد تتبع اور تلاش جزئیات کثرت لگایا
جائے جیسے کہ بہت سے افراد انسانی کو خلق
دوپا یا دیکھ کر سب یہ حکم لگایا جائے کہ تمام افراد انسانی
دوپائے ہیں۔ اسکو دلیل ہتھرا کہتے ہیں۔

(۳) جو بطور مشابہت کے حکم ہو جیسے شراب کے
نشر پر دوسری نشہ دار چیزوں کو قیاس کر لیں اسکو تشبیہ
کہتے ہیں۔ پس انہی دلائل تشبیہ کی طرف قرآن شریف
نے اشارہ کر کے فرمایا ہے۔ ما المسیح بن الماریسون
قد خلت من قبلہ الرسل امد صدیقہ کا نابالغ
المطعام الخ (جزء سورہ مائدہ) یعنی مسیح تو صرف
اللہ کا ایک رسول ہے۔ اس کے پہلے کئی رسول گذر
چکے ہیں۔ اور اس کی ماں صدیقہ تھی۔ وہوں (بابیہ)
کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھئے تو ہم کیسے دلائل بیان
کریں پھر بھی۔ جیسے جارہے ہیں۔

اس فنڈ میں کہ مسیح تو صرف اللہ کا ایک رسول
تشبیہ کی طرف اشارہ ہے یعنی جیسے اور رسول ہیں۔
جن کو بنا۔ گی سے بڑھ کر خدائی میں فراڈ نہ ہو۔ اس
طرح مسیح بھی فقط اللہ کا رسول ہے نہ کہ خدا۔ اور اس
لفظ میں کہ اس سے پہلے کئی رسول گذر چکے ہیں۔
استقامت کی طرف اشارہ ہے یعنی کئی رسول جو خدا کی
طرف سے دنیا میں آئے ان کے لئے بھر بندگی کے
اور مرتبہ نہیں کبھی خدا عہدہ نبوت و رسالت پر
مورد ہو کر نہیں آیا۔ پھر مسیح کیونکر خدا ہونے لگا اور
اس لفظ میں کہ اس کی ماں خدائی نیک بندی (صدیقہ)
تھی۔ اور وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ اس
زبردست دلیل کی طرف اشارہ ہے جسکو دلیل خلف

کہتے ہیں۔ یعنی جب اس کی ماں تھا۔ اور وہ بھی خدا کی
نیک بندی اور وہ دونوں کھانے کے محتاج تھے تو
ایک وجہ سے نہیں بلکہ کئی وجہ سے مسیح کی بدویت
ثابت ہوئی۔ (۱) یہ کہ اس کی ماں ہے جس نے اسکو جنا
دیا۔ یہ کہ اس کی ماں خدائی نیک تابعدار بندی تھی۔
تو بیٹا بھی ضرور بحکم الولد من لابیہ خدا کا بندہ ہوگا
(۲) یہ کہ وہ دونوں ماں بیٹا طعام کے محتاج ہی
تھے۔ ایسے کہ جیسے اور لوگ محتاج ہیں اور یہ ظاہر
ہے کہ جو کوئی محتاج الی غیر ہو وہ مخلوق ہے۔ قرآن
کریم کی تینوں دلیلوں کی شرح ہوگئی۔ کس خوبی
سے بالاجمال مختصر الفاظ میں تینوں دلائل کی
طرف اشارہ ہے۔ واقعی ان شریف کی بلاغت
معجزہ ہے۔ ملاوہ تردید اور ہمت مسیح کے فرقہ وین
کیٹھک کے خیالات ہی رد ہو گئے جو مسیح اور اسکی
ماں دونوں کی عبادت کرتے ہیں۔

(۳) یہ بالکل برہمی بات ہے کہ تمام اشیاء باللیت
یعنی وہ چیز جس سے ایک چیز کو دوسری چیز سے
جدا تصور کر سکیں ان کی صفات و عوارض ہوا
کرتی ہیں۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ کیا اوصاف اور ہمت
مسیح میں موجود ہیں۔

(۴) خدا کی صفت عالم الغیب ہے۔ مسیح کو علم
غیب نہ تھا۔ ملاحظہ ہو۔ مسیح کو ایک دفعہ جھوک لگی
ہوئی تھی تو ایک انجیر کا درخت پتوں سے لدا
دیکھ کر گئے۔ کہ شاید کچھ پھل ہو۔ وہاں جا کر خالی
پاتے ہیں۔ کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا۔ (متی ۲۱: ۱۸)
رقص ۲: ۱۸

اگر مسیح کو علم غیب ہوتا تو درخت کے پاس
جانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ ان کو معلوم ہوتا کہ
یہ موسم انجیروں کا نہیں۔

(۵) مسیح کو قیامت کا علم نہیں تھا۔ (مرقس ۹: ۳۰)
(۶) ایک عورت نے مسیح کا دا من چڑھا اور مسیح
کو پتہ نہ لگا پھر دریافت کیا کہ میرا دا من کس نے
پکڑا تھا۔ (لوقا ۱۳: ۱۱)

(۷) خدا کی صفت قادر مطلق ہے۔ مسیح قادر مطلق
نہ تھا۔ زبیدی کی عورت اپنے دونوں بچوں کو مسیح
کے پاس لائی اور کہا کہ میرے دونوں بیٹے تیری
بادشاہت میں ایک تیرے داہنے اور دوسرے

باہنے بیٹھیں۔ اس نے کہا داہنے اور باہنے جھٹانا
میرے اختیار میں نہیں (متی ۲۳: ۱۲)
ایضاً مسیح فرماتے ہیں کہ میں تم سے مسیح
کہتا ہوں۔ کہ بتایا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ (متی ۲۳: ۱۲)
(یوحنا ۱۳: ۱۲) ایضاً میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر
سکتا جیسا سنا ہوں۔ غلامت کرتا ہوں۔
(یوحنا ۱۳: ۱۲)

(۸) خدا کی صفت ہی و قیوم ہے مسیح پر موت واقع
ہوئی۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

(۵) خدا قدیم ہے مسیح قدیم نہیں۔ کیونکہ مسیح
ہے اور نجات الی غیر قدیم نہیں ہوتا۔

ایضاً ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ
اور کلام خدا تھا۔ (یوحنا ۱: ۱) کلام سے مراد مسیح
اور اس کی ابتدا ثابت کی گئی ہے۔ اور یہ بالکل
ظاہر ہے کہ قدیم چیز کی ابتدا نہیں ہوتی۔

(۶) خدا غنی ہے۔ مسیح محتاج تھا۔ (متی ۲۳: ۱۲)
ایضاً مسیح اپنے آپ کو صلیب سے نہ بچا سکا اور
صلیب پر چلا یا کہ ایللی ایللی لما سبتقتی یعنی اے میرے
خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اور جان دیدی
(متی ۲۷: ۴۶)

(۷) کاتاکھا سندھ کا ملزم یعنی خدا نیند اور
انگھ کی غفلت سے پاک ہے۔ مگر مسیح نیند و غفلت کی
غفلت سے پاک نہ تھا بلکہ وہ نہایت غفلت کی
سوتا تھا۔ چنانچہ مسیح ایک دفعہ حواریوں سمیت کشتی
سویا ہوا تھا۔ کاتے میں بڑے زور سے طوفان آیا
مگر مسیح نہ جاگا۔ جب حواریوں نے اسے جگا یا
تب ہوش آئی۔ (لوقا ۲۴: ۴۵)

(۸) خدا کی صفت ہے۔ کسے تو لگے یعنی اس کو
کسی نے جانا نہیں۔ مگر مسیح مریم کے شکم سے پیدا
ہوا۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲

(ہوئیں)

۱) الوہیت عبارت ہے اس موجود سے جو جب
ذو لذت ہو نہ جسم ہو نہ متجز ہو نہ عرض
اور مسیح عبارت ہے اس وجود بشری جسمانی
جو موجود ہوا بعد مسیح کے اور مذکور ہوئے
صلیب (علیٰ قولکم) اور معاد مہو گئے بذریعہ
طبیعی (علیٰ قولنا) اور طفل تھے۔ پھر جوان
ہوئے۔ سوتے جاگتے تھے حیران بے قرار انگلیں ہوتے
۔ وغیرہ وغیرہ۔ پس ان اوصاف کے موجود ہونے
سے مسیح خدا کیونکر ہو سکتے ہیں کہ ان المخلوقات
نہیں۔ قدامتاً والمحتاج لا یکن غنیاً والممکن
لا یکن واجباً والمتغیر لا یکن دائماً۔
۲) مسیح دعا مانگتا تھا۔ کہ اے باپ تجھ سے
کچھ ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے
دے۔ (دنا جیل ارجیہ)
اگر مسیح خدا تھا۔ تو دعا کیوں مانگتا تھا۔ اور
کے مانگتا تھا۔

۳) مسیح نے فتنہ کرایا تھا۔ (لوقا ۲۲) جس سے
تواضع ہے۔ کہ مسیح بشر تھا۔ اگر کہا جائے کہ
اس میں الوہیت اور بشریت دونوں جزیں
ہیں۔ پس وہ اوصاف جو الوہیت کے منافی ہیں
سادہ ہوئے ہیں بشریت کی وجہ سے تھے۔ تو
کہتا ہوں کہ ایسا کہنے سے مسیح کی الوہیت
ت نہیں ہو سکتی بلکہ الوہیت کے ابطال پر ایک
زبردست دلیل قائم ہو جائے گی۔ وہ یہ کہ
مسیح کو دو جزدوں سے مرکب مانا جائے گا۔ تو
کہ ترکیب حدیث کو مستلزم ہے۔ اسلئے مسیح
حدوث لازم آئے گا۔ اور حدوث الوہیت کی
نی ہے۔ نیز اگر مسیح میں بھی خدا تھا۔ اور دوسرے
صلوں میں بھی ہے۔ تو تین خدا ہو گئے۔ پھر
سرکس کا نام ہے؟ جس کے ماننے والے کو
بھی عیسائی مذہب سے خارج جانتے ہیں۔
۴) الاسرار صلیح) علاوہ ازیں ایسا مجبور
نہیں سکتا۔ کہ جس کی ایک جز الوہیت ہو
دوسری بشریت۔ کیونکہ ہم پوچھتے ہیں کہ اس
کا ترکیب دہندہ مسیح خود ہے یا غیر۔ اگر
جائے کہ ترکیب دہندہ کوئی مسیح کے علاوہ ہے

تو پھر مسیح وجہ تعلق الی غیر ہونے کے حادث ہوگا پس
الوہیت کا فور۔ اور اگر کہا جائے کہ مسیح خود ترکیب
دہندہ ہے۔ تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ مسیح وقت کیب
دینے کے ترکیب کے اثر کو قبول کرنا والا بھی ہوگا اور
یہ محال ہے۔ کیونکہ شے واحد آن واحد میں فاعل
اور منفعل نہیں ہو سکتی۔ ۲) ایک وقت میں اگر فاعل
ہوگی تو دوسرے وقت میں منفعل پس چونکہ ایسا مجبور
تسلیم کرنے سے ایک محال لازم آتا ہے۔ لہذا جگم
الذی یستلزم المحال محال ایسے مجبور کا وجود
ہی محال ہے۔

۲) مسیح کے وجود کو آپ کیسا مانتے ہیں؟ جب
یا ممکن۔ صورت ثانی میں الوہیت کا فور۔ اور
صورت اول کی مذکورہ بالا دلائل تردید کرتے ہیں۔
اور اگر کہا جائے کہ وجود مسیح واجب بھی ہے اور
ممکن بھی۔ تو اجتماع نفیضین لازم آئے گا۔ اور
وہ محال ہے۔

انڈ کے جو گفتم و بدل تر سیدم
کہ از ردہ شوی ورنہ سخن بیارت
ناظرین! جب سے میں نے یہ دلائل پادری صاحب
کی خدمت میں ارسال کئے ہیں۔ ان کی زیارت
سے محروم ہوں۔ میں نادم ہوں کہ اگر یہ نہ لکھتا
تو کم از کم پادری صاحب کی زیارت تو ہوتی رہتی۔
نوٹ:- اگر کوئی عیسائی صاحبان سے اسکے
جواب میں قلم اٹھائے تو خاکسار کو ضرور مطلع فرما کر
ممنون فرماوے۔ فقط

خاکسار خیر شفیق غفرلہ امام مسجد جامع
قصبہ سنگتہ

مولینا شاہ عین القضاۃ کی وفات

افسوس کہ گذشتہ چار شنبہ کو عین مغرب کے وقت یہ
آفتاب علم و عمل غروب ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ
راجعون۔ آپ کے وصال کی اطلاع پاتے ہی شہر کے
تمام مسلمانوں اور اکثر ہندوؤں نے اپنی دکانیں
بند کر دیں۔ اس سانحہ روح فرسا سے تمام شہر پر ایک
علم و الم کی کیفیت طاری ہو گئی۔ تمام شب حضرت کی

فحش پر قرآن خوانی ہوتی رہی۔ آپ کا وصال حیرت
انگیز طور پر ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی قابل ذکر بیمار
نہ تھی۔ روز وفات کو نماز عصر کے بعد دعوت آتے ہیں
جن کو ہمراہ لیکر آپ حجرے میں تشریف لیجاتے ہیں۔
بناشب مہتمم مدرسہ بھی ساتھ ہیں۔ دو ذل عرب چند
عربی اشعار خواش الحانی سے سنتے ہیں جن کا تصور
ترک دنیا اور حیات بعد المات کی خوبیوں پر مشتمل ہے۔
مولانا سر جھکائے ہوئے اشعار سن رہے تھے اور بعد
میں جھک گئے۔ اتنے میں تنفس سہج ہو جاتا ہے اور
آپ دو بیت حیات جان آفرین کے سپرد کر دیتے ہیں
سے اِذَا قُلْتُنِي مَت مَت سَمِعَا وَطَاعَةً
فَلَمَّا لَدِ اَعْيِ الْمَوْتِ اَهْلًا وَوَحْدًا
مولانا شاہ عین القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ لکھنؤ کے ایک
مشہور بزرگ مولانا سید محمد وزیر صاحب قدس سرہ کی
خلف المصدق اور مدرسہ فرقانیہ کے بانی تھے جس نے
آپ کی سرپرستی میں غیر معمولی عروج حاصل کیا۔ اس وقت
اس دینی درسگاہ میں ہندوستان کے مختلف صوبوں
کے پانچ سو سے زیادہ طلباء تعلیم پا رہے ہیں جن میں سے
بہت سے غیر مستطیع طلباء کو مرحوم دغایف بھی عطا فرما
تھے۔ ڈیڑھ سو طلباء کی تعلیم و تربیت کلیتہً مدرسے
کی جانب سے ہوتی تھی۔ بصرہ متعلقہ تعلیم کا ماہانہ اندازہ
پندرہ بیس ہزار سے کم نہ تھا۔ اس کے علاوہ مولانا
نخعیہ طور پر بھی صد ہا مستحقین کی مستقبل امداد فرمایا کرتے
تھے۔ آپ کے ینو من کا دائرہ روز بروز وسعت پذیر ہوتا
جاتا تھا۔ آپ کی رحلت نے کھنڈ کو وہ نقصان پہنچایا کہ
جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

مولانا مرحوم کے تمام مصارف کا اندازہ نہیں
ہزار روپہ امانہ کے قریب لگایا جاتا ہے لیکن ظاہر
آمدنی کا کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا۔ اس سے خاں عالم
محو حیرت تھے۔ دگوں کا قاعدہ ہے کہ جس امر کا صحیح علم ہو
حاصل نہ ہو۔ اس کے متعلق مختلف طریقوں سے افسانہ
طرازیں کرتے ہیں

چوں ندیدند حقیقت وہ افسانہ زدند
مولانا مغفور کے داخل کے متعلق بھی زبان خلق کی بھی
حالت تھی۔ کوئی کہتا تھا۔ کہ کلکتہ اور بمبئی کے بعض تجار
نخعی طور پر آپ کو امداد پہنچاتے تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ
مولانا کے والد مرحوم بہت بڑا ترکہ چھوڑ گئے تھے۔ لیکن

برادران شیخ مومن کا جلد سیم

حضرات قوم - دیگر برادران ملت دو وطن کی رفتار
منتظر دیکھتے ہوئے ہم کو اپنی رفتار غیر منتظر پرانوس ہوتا
وہ قوم جو تین اولیٰ دو سنی میں مزاج کمال پر
پہنچی ہوئی تھی۔ آج اسکی معاشرت اور تمدنی حالت
میں قابل ہر گئی ہے۔ کہ ہندو طبقہ بھی مبتذل لگا ہوا
سے دیکھنے کا عادی ہو گیا ہے اور ہم اس کو سلسلہ
درمہ میں شامل کر دیا ہے۔ جس کے ہم مستحق نہیں تھے
بادی النظر میں دیگر تعلیمی طبقہ اچھی لگا ہوں سے
نہیں دیکھتا ہے۔ گو ہندوستان کی مردم شماری پر
نظر ڈالتے ہوئے انصار (شیخ مومن) میں اہل الرائے
اور قلمی فتنہ اصحاب غوندہ مفتی از خوار کے شامل
ہیں۔ تاہم تعلیمی اسٹیج پر دوسرے کے دوش بدوش کھڑے
ہونے میں کسی طرح کم نہیں۔ فرق صرف آنا ہے کہ
ہماری تعلیمی حالت پائے تخیل سے بالکل گری ہوئی
ہے۔ اور یہ غیر منتظر حالت صرف ہمارے ہی تعلیم یافتہ
صحاب کی عدم توجہی کا نتیجہ ہے۔ قوی تنظیم کا خیال
خاک رکھ پیدا ہوا اور برسوں اسی تحریک میں اٹھنا
بھراؤ یوپی میں اکثر مقامات پر چند تعلیم یافتہ
اصحاب کی معاونت میں حسب مراد کا۔ میانی ہوئی۔ چونکہ
انجمنائے قومی اطلاع صوبہ سندھ کی سرپرستی کیلئے
صوبہ بمبئی موسومہ جمعیت الانصار صوبہ سندھ کا مرکزی
دفتر شہر علیگڑہ ۱۹۲۲ میں قائم ہو گیا ہے۔ اور یہ
جمعیت الانصار صوبہ سندھ منعقد تاریخ ۲۳ فروری
۱۹۲۲ بمقام علیگڑہ مشرک ہوا۔ جنوں منت کا
موقوفہ دیں گے۔ چونکہ یہ امر اہم شخص احمد مجلس
واحد سے حل ہونا مشکل ہے اس لئے بزرگان قوم
انصار (شیخ مومن) باشندگان مالک تیسرے و متحد
سے اپیل ہے کہ اپنے اپنے ضلع و تحصیل و قصبے
بحیثیت نمائندگی تاریخ میز کے قبل جمعیت الانصار
شہر علیگڑہ کو اپنی تشریف آوری کی اطلاع سے
سرفراز فرمائیں گے۔

نوٹ :- لجز ۱۰ دین عرض ہے کہ بغیر خط و کتابت
جمعیت ہذا کسی قومی نمائندہ کو مجلس شوریٰ میں رائے
دینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ ۱۰ اکتوبر - محمد شمس الحق

انصار دی درجہ گوی نامہ جمعیت الانصار صوبہ سندھ
دفتر علیگڑہ - محلہ بنی اسرائیل

التقریظات

سفوف مراد جتیری ۱۹۲۵ { مؤلفہ قاضی عبدالقادر
صاحب مینجر کارخانہ
سفوف مراد راجہ بازار لکھنؤ عرصہ تین سال سے برابر
شائع ہو رہی ہے یہ خبری ملک کی بہترین خبریں
میں سے ہے جس میں تاریخی - طبی - تجارتی - دینی -
دنوی معارف کے علاوہ دیوئے ڈاکھانہ کے شرح گزشتہ
نہایت وضاحت سے درج ہیں۔ غرضیکہ ہر قسم کی
معلومات اس سے ہم پرورج سکتی ہیں۔ قابلہ یہ ہے۔
قیمت درجہ اول ۸ - درجہ دوم ۴ - علاوہ محصور لڑاک
مندرجہ بالا پڑ سے طلب فرماویں۔

دیوان ریختی { مؤلفہ جناب بابو محمد حسن خاں صاحب
بریلوی - اس میں لکھنؤ کی دلچسپ
عزریگیلی بیگم { دلی زبان اور اس کے محاورات
ریزیں - گھاتیں - اور جذبات
باطنی کا فوٹو - عنقا بیگم کی دلچسپ کہانی - لکھنؤ کے خفیہ
مشاعر و اسرار تقطیع ۲۶۴۲ سے ۹۶ صفحات
لکھاٹی - چھاپٹی - کاغذ نہایت اعلیٰ قیمت فی جلد ۴
مینجر کارخانہ سفوف مراد راجہ بازار لکھنؤ کے پتے
طلب کریں۔

گلدستہ مقبول حصہ اول و دوم { مؤلفہ جناب
قاضی عبدالقادر
صاحب مالک دین جتیری قاضی مقبول احمد صاحب اینڈ کو
راجہ بازار لکھنؤ نے حقیقی عزلیات کا مجموعہ ملک کے
نامور شعراء کے کلام کا انتخاب نہایت عمدہ پاکٹ
سائز تقطیع پر شائع کیا ہے۔ چھاپٹی عمدہ
قیمت ہر دو حصہ ۴ علاوہ محصور لڑاک - جو مندرجہ بالا
پتے سے درخواست کرنے پر ملکتی ہے۔

جلق اور اس کا علاج { اس رسالہ میں جلقت اور
اس کا علاج ایسے
عمدہ پیرایہ میں درج کیا گیا ہے۔ جسکو پڑھ کر ہر شخص
فائدہ اٹھا سکتا ہے اور بہت سے نسخے سفوف مومن

ملا و فیرو کے درج کئے گئے ہیں قیمت ۲ - رسالے کا پتہ
جناب قاضی مقبول احمد اینڈ جتیری راجہ بازار لکھنؤ -
تحدیر الحقیقہ عن { اس رسالہ میں نجد کے متعلق
جغرافیائی تحقیق درج کر کے
عقاید النجدیہ { مسالوں بالخصوص اینڈ جتیری
امیڈیت کو گرائی سے بچایا گیا ہے۔ مولوی حسین احمد
صاحب کی تحریر متعلق عقاید النجدیہ درج کی گئی ہے۔ شاید
عوام ان سے اجتناب کریں۔ اور زمیندار لے جو ان کے
عقاید مشتہر کئے ہیں اس سے توبہ شائع کرتے ہیں
محمد داؤد صوف خلافت کیٹیج امرتسر کے تحفہ نجد کا جو
دیا گیا ہے۔ درآئہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوتا
ہے۔ ملے کا پتہ :- منشی محمد الدین صاحب نائب قلم انجمن
حزب الاخوان زیر مسجد وزیر خان مرحوم لاہور۔

سلسلہ ضروریات اسلام کا { اس قاعدہ کو جناب
حضرت مولانا مولوی
قاعدہ اردو { عبدالحکیم صاحب

نقشبندی قادری رضوی - چوتھی حوالہ اردو بھیروں
گلدستہ متصل ارمین ضلع گوالیار نے مسلمان بچوں کے
لئے خصوصاً اور طلباء مدرسہ اسلامیہ کے لئے عموماً
تالیف فرمایا ہے۔ قاعدہ نہایت عمدہ سہل ہے
جو بچوں کو جلد یاد ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ضروری
ضروری مسائل بھی درج کئے گئے ہیں۔ جو بچوں کو ازبر
کرنا ضروری بلکہ لازمی ہے قیمت فی قاعدہ غالباً
۲۲ ہوگی جو بصورت ٹکٹ ڈاک بھیج کر مولانا موصوف
بھیرن گڑھ متصل اوجین ریاست گوالیار سے
طلب کریں۔

ضروریات اسلام کا پہلا حصہ { یہ بھی مولانا مولوی
عبدالحکیم صاحب
اور بیان عقاید { نقشبندی قادری رضوی
نے تالیف کر کے طلباء مدرسہ اسلامیہ کیلئے شائع کیا
ہے قیمت ۲۲ جو بصورت ٹکٹ ڈاک بھیج کر مولانا
موصوف سے بھیرن گڑھ متصل اوجین ریاست گوالیار
سے مل سکتا ہے۔

انجمن حقیقہ قصود ضلع لاہور کا تیسرا سالانہ جلسہ
بسرپرستی عالیجناب
قبلہ عالم قدوة الکیین حضرت حافظ حاجی سید پیر جاعت علیشا
صاحب محلہ علیپوری مورخہ ۲۴ - ۲۸ - رجب المرجب ۱۴۱۰

سندار اسلامی کتب

تذکرۃ العلماء و مشائخ اس میں قریباً سو علمائے کرام اور مشائخ نظام جو پچھلے صدی کے اخیر تک اپنے علمی جلسوں کی وجہ سے فخر البلاغ بنے تھے ان کے علاوہ اخیر میں چند اور عالم و محدثوں کے علم و فضل کا یہی تذکرہ اس میں درج ہے۔ مقابلہ یہ کتاب ہے۔

شفاء القلوب مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی عمر کریم صاحب۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مقبول خدا بندگان کو ان کی زندگی میں اور بعد موت کے وسیلہ بکثرت اور ان سے فریاد کرنا ایسا ہی سنتِ مسترہ ہے جو کہ ابتداء سے کمال تک جاری ہے۔ اور اس میں احوال بتواریخ دیتے پر ہی ایک وسیع بحث لکھی جو غیر

دار و شریف مصنفہ عالیجناب مولانا مولوی سید کریم صاحب رحمہم۔ یہ کتاب اپنے پیارے نام سے ہی ظاہر ہے۔ اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔

سبلہ الرسول حصہ اول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریر کے متعلق ملک کے زبردست اہل علم حضرات کی مصنفہ

بحر علی البخاری حصہ اول مولانا مولوی سید عبدالغفور صاحب دام فیوضہ۔ اس کتاب میں علمائے اخلاص نے جو مضامین

کتاب بخاری کے اقام فرمائے ہیں ان کا مجموعہ قابل دید ہے۔

ذائقہ سید حضرت امام شرفی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ تصوف کی بے نظیر کتاب تزکیہ قلب کے واسطے حقیقی رہنما۔

کتاب الروح اس کا ترجمہ عربی سے سلیس اردو زبان میں کیا گیا ہے۔ روح انسانی کے متعلق بے نظیر معلومات کی گنجینہ اور

لات کا پورا مکمل بیان مصنفہ علامہ اڈی مصری فلاسفر جم صلی اللہ علیہ وسلم

فہمۃ الناظرین وہ نایاب کتاب ہے جس میں غیر عقیدین کے تمام عقاید اور مفاسد ظاہر کر کے نہایت وضاحت کیے تھے قرآن و حدیث اور

اس کے اقوال علیٰ سابق کے نزدیک قابل تامل و تامل کے ساتھ ساتھ

نام چیل۔ زیارت مرادات، مشاہدات و زیارات

غیر اللہ، مشرک بدعت و غیرہ وغیرہ

نہایت تشریح اور دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔

اس میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہر

اسم و اسماء اور بزرگان دین سے استمداد جائز ہے۔

المعراج اس میں حضرت طراد عالم فخر الملیان و آدمیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہانی معراج کا ثبوت قرآن و احادیث سے اور آثار صحابہ و اقوال فقہاء سے نہایت وضاحت اور سلیس انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔ موصوفین تک نے اس کتاب کی خوبی و عمدگی کا اعتراف کیا ہے۔

پیر کا بکرا جس میں مسئلہ حلت و حرمت بکرا پیر و کیا رہیں اور موقوفہ شریف اور پیر کا بکرا کے حلال و حرام کے حوالہ پر قرآن و احادیث صحیحہ سے نہایت دلائل و ثبوت میں تحقیق و تدریس ہے۔ اور ربط سے مدلل بحث لکھی ہے۔

الفوز البکیر اردو و کھمیر اسلوبی سے عام فہم اذکار میں ترجمہ کیا ہے جس سے طلبہ کو آسانی ہو۔

القول السدید فی اثبات التقلید بحث تقلید میں جعفر ہے

ابا طیل و لا بیہ ناظرین اگر آپ کو کسی غیر تقلید و بیہ رشتہ بیان علی کے حقا کفر کے باطل کے سبب سے سننے کا موقع نہ ہو تو اس مختصر رسالہ کو ضرور غور فرمیں کیونکہ یہ رسالہ قابل دید ہے جس کے مطالعہ سے عقاید باطلہ بیزار ہو کر بیکار ہو جاتے ہیں اگر آپ صریح فرمایا کریں تو یہی ایسی کتاب نہیں ہے۔ نیز یہ فرقہ ہندوستان میں کیسے اور کب اور کیونکر آیا۔ اور عبد الواب بخاری جس کے یہ غیر تقلید پیر وہیں کون تھا؟ اس کا مختصر حال درج ہے۔

عربی بولچال اس کتاب کے مطالعہ سے آپ بغیر استاد کی اور اسکے عود علی عربی بولچال سیکھ سکتے ہیں۔

گر شمشاد قدرت ایک دیوبندی واپی مولوی کے افسانہ عبرت کا جواب جس میں علی مرسود گر شمشاد قدرت مصنفہ مولانا مولوی محمد خوب صاحب نقشبندی احمد آبادی قابل دید کتاب

اس میں تصور و سادگی کے معرکہ آرا سند پر فیصلہ کن و مدلل علانیہ تصدیق ہے۔

معیار الحق مصنفہ مولانا مولوی عبدالسمیع صاحب بنارسی۔ اس میں براہین مسلمہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرقہ ناجیہ صرفنا ہست و جماعت ہے۔

تحفۃ الالقیاء فی تحقیق فضل الشیخ عبداللہ مصنفہ مولانا مولوی عبدالسمیع صاحب بنارسی۔ اس میں

بت کیا گیا ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابو جبر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب افضل ہیں

یت عمدہ کتاب اس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔

رقمہ للعالمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روح للعالمین ہونے پر اچھے پیش کیے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔

پتہ: مینجر اخبار الفقہ امرتسر (پنجاب)